مقدمہ باغِ فدک

وہی مجرم، وہی منصف

مصنف عبدالکریم مشتاق

مقدمۂ باغِ فدک

وہی مجرم، وہی منصف

مصنف

عبدالکریم مشتاق

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی ناشران وتاجران کتب

بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی ۲

حقوق دائمی ترجمہ وتالیف بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— مقدمہ باغ فدک

المعروف ——— وہی مجرم، وہی منصف

مصنف ——— عبدالکریم مشتاق

کتابت ——— دارالکتابت مسافرخانہ

تعداد اشاعت ——— پانچ سو ۵۰۰

مطبع ——— الناظر پریس کراچی

قیمت ———

شائع کردہ

رحمت اللہ بک ایجنسی ناشران وتاجران کتب،

بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی ۲

مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل

اے کلمہ پڑھنے والو! اے توحید کے پرستارو!! اے شمع رسالت کے پروانو!!! اے ایمان و اسلام کے شیدائیو!!! خدا کے لئے انصاف سے کام لو۔ اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ کسی بات پر ہٹ دھرمی سے پہلے حق و باطل میں شناخت ضرور حاصل کرو۔ اور سوچو کہ کیا وہ مذہب برسرِ حق بھی ہے یا نہ۔ حضرت ابوبکر اس حکومت پر قابض تھے جو جناب فاطمہ کے باپ ؐ کی پیدا کردہ اور اُن کے شوہر نامدار ؑ کی تلوار سے حاصل شدہ تھی۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو حضرت ابوبکر کیسے بادشاہ بن سکتے تھے۔ اس کے علاوہ سیدہ ؑ کے باپ سید المرسلین ؐ حضرت ابوبکر کے بجاد محسنِ اعظم بھی تھے۔ کیا اس محسنِ اعظم کے احسانات کا یہی بدلہ تھا جو حضرت ابوبکر نے ان کی اکلوتی بیٹی کو دیا۔ تصور کریں روحِ پیغمبر کو کتنا صدمہ ہوتا ہوگا جب سیدہ ؑ مظلومہ فریاد کرتی ہوں گی۔ چند گھنٹوں کے لئے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا کراہنا جس دل نے برداشت نہ کیا وہ اپنی پیاری لختِ جگر کی آہ و زاری کس رنج کے ساتھ سنتے ہوں گے۔ سنت پر عمل کرنے کا بڑا دعویٰ ہے۔ تو اس سنتِ نبوی کی طرف بھی تو نگاہ کرو کہ ربیبہ دختر زینب کے ہار کی جدائی کا رنج برداشت نہ کیا، مسلمانوں سے کہہ کر واپس کر دیا۔ کیا قرابتداریِ رسول ؐ کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت ابوبکر یہ نہ کہہ سکتے تھے کہ اے مسلمانو! میری رائے میں فدک تم مسلمانوں کا حق ہے لیکن دخترِ رسول ؐ مانگ رہی ہیں۔ خدا نے ان کی محبت قرآن میں واجب قرار دی ہے اور رسول ؐ اپنی حیات میں ان سے بہت محبت و حسن سلوک فرماتے تھے۔ اگر تمہاری رضامندی ہو تو یہ جائداد میں ان کو واپس کر دوں۔ ہمارے خیال میں وہاں ایک بھی مسلمان صحابی ایسا نہ ہوتا جو اس بات کی مخالفت کرتا۔ اس طرح سنتِ رسول ؐ پر بھی عمل ہو جاتا اور مودۃ جو کہ اجرِ

رسالت ہے اس کی بھی ادائیگی ہو جاتی۔ لیکن ہائے افسوس! تھا بعض تحت حاکم نے کس طرح تمہارے پیارے رسول ص کی پیاری بیٹی کو اس کے باپ کی وفات کا پرسہ دیا۔ ایسا اظہار تعزیت پیش کیا کہ خاتون جنت نے ہر طرح کا قطع تعلق کر لیا۔ ایسی متنفر ہوئیں کہ سامنے آئے تو منہ پھیر لیا۔ ہر نماز میں بددعا فرمائی جنازہ پر آنے تک کی ممانعت کی وصیت فرما دی۔ اور نوحہ کناں رہیں کہ "مجھ پر ایسے مصائب آن پڑے ہیں کہ اگر روشن دنوں پر پڑتے تو سیاہ راتیں بن جاتے" پس اب آپ سے یہی دردمندانہ اپیل ہے کہ مذہب فاطمہ س اور مذہب ابوبکر میں جو مذہب آپ برسرِ حق سمجھتے ہیں اُس پر قائم ہو جائیں۔

محدث عبدالعزیز دہلوی کی وکالت

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اہل سنتہ کے سب سے بڑے مناظر ہیں اور برصغیر ہند و پاکستان میں انہیں مناظرہ کے دنگل کا بہت بڑا کشتی پہلوان مانا گیا ہے۔ آپ اپنی کتاب تحفہ اثناعشریہ کے دسویں باب در مطاعن خلفاء میں حضرت ابوبکر پر وارد طعن نمبر ۱۲ کے تحت لکھتے ہیں کہ

طعن "طعن دوازدہم یہ ہے کہ ابوبکر نے فاطمہ رض کو ان کے باپ ص کے ترکہ سے ورثہ نہ دیا۔ پس فاطمہ رض نے کہا اے ابن ابی قحافہ رض تو تو اپنے باپ سے میراث پائے اور میں اپنے باپ سے میراث نہ پاؤں، یہ کونسا انصاف ہے اور فاطمہ رض کے مقابلہ میں ایک آدمی کی یعنی خود کی روایت سے حجت کرنے لگے۔ اور کہا کہ میں نے رسول خدا ص سے سنا ہے کہ ہم لوگ کہ پیغمبر کے فرقہ سے ہیں نہ کسی سے میراث لیتے ہیں نہ کوئی ہم سے میراث لیتا ہے۔ حالانکہ یہ خبر صحیح نص قرآن کے خلاف ہے یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (وصیت کرتا ہے اللہ تم کو اولاد کے حق میں کہ مرد کا عورت سے دوگنا حصہ ہے) کہ یہ نص عام